حاملہ مائیں اور کالا یرقان

انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ و ڈیپارٹمنٹ آف کمیونٹی ہیلتھ سائنسز

پشاور میڈیکل کالج، پرائم فاؤنڈیشن پاکستان

یہ مضمون پرائم فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ prime.edu.pk پر موجود ہے اور ڈاؤنلوڈ/پرنٹ کیا جا سکتا ہے۔

اگر ماں کو ہیپاٹائیٹس "بی" ہو تو اس کا حمل کے دوران جراثیم کے زندہ ہونے اور ان کی مقدار معلوم کرنے کا ٹیسٹ بھی کیا جاتا ہے۔ اگر ماں میں جراثیم موجود ہوں تو حمل کے چھ مہینے گزرنے کے بعد ماں کو ہیپاٹائیٹس "بی" کے علاج کی دوا بھی دی جاتی ہے تاکہ جراثیم کی تعداد کو کم سے کم کیا جا سکے۔ اس طرح بھی بچے کو یرقان کی منتقلی کا امکان کم ہو جاتا ہے۔

اگر ماں کو ہیپاٹائیٹس "سی" ہو تو کیا کیا جائے؟

ہیپاٹائیٹس "سی" کا ماں سے بچے کو منتقلی کا امکان بہت کم ہوتا ہے اور کسی خاص احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہیپاٹائیٹس "سی" کا بیوی اور شوہر سے ایک دوسرے کو منتقلی کا امکان بھی بہت کم ہوتا ہے اور ان کے آپس کے جنسی تعلق میں کسی خاص احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہیپاٹائیٹس "سی" کے لیے کوئی حفاظتی ٹیکہ نہیں ہے البتہ جس کسی کو ہیپاٹائیٹس "سی" ہو اسے چاہیے کہ اپنی استعمال شدہ سرنج، سوئی یا دوسری زیر استعمال تیز دھار چیزوں کو کھلی جگہوں میں نہ پھینکیں کیوں کہ

اگر کوئی دوسرا شخص اس سے زخمی ہو جائے تو اسے بھی ہیپاٹائیٹس "سی" لگنے کا امکان ہوتا ہے۔ یہی احتیاط ہیپاٹائیٹس "بی" کے مریضوں کو بھی کرنی چاہیے۔

بچے کو دودھ پلانا

دودھ پلانے سے ہیپاٹائیٹس "بی" اور "سی" بچے کو منتقل نہیں ہوتا اور اس سے متاثرہ ماؤں کو چاہیئے کہ دو سال تک اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔ اس سے بچے کی قوتِ مدافعت بھی بڑھتی ہے اور اس کے ماں اور بچے کے لیے اور بھی بے شمار فوائد ہیں۔ مثلاً جو مائیں بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ہیں ان میں چھاتی (پستان) کے یرقان کا کینسر بہت کم ہوتا ہے۔

بچے کو چومنے، اسے گود لینے یا اپنے ساتھ بستر پر سلانے سے کالا یرقان بچے کو منتقل نہیں ہوتا۔

اسی طرح اکٹھے رہنے، ایک ہی برتن سے پانی پینے/ کھانے یا ہاتھ ملانے وغیرہ سے بھی کالا یرقان مریض سے صحت مند افراد کو منتقل نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ

پشاور میڈیکل کالج پرائم فاؤنڈیشن پشاور

publicinfo@prime.edu.pk

فون: 0333-9248930 / 0300-9345311

ویب سائٹ: www.prime.edu.pk

کئی خواتین یرقان کے دوران حاملہ ہو جاتی ہیں۔ اور کئی ایسی ہوتی ہیں جن کو یرقان کے بارے میں پہلی مرتبہ حمل کے دوران ہی پتہ چلتا ہے کیوں کہ اب عمومی طور پر تمام حاملہ خواتین کا کالے یرقان کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔

کالے یرقان کے علاوہ بھی حمل کے دوران دوسری قسم (ہیپاٹائٹس اے اور ای) کا یرقان ہو سکتا ہے جس میں آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں۔ یہ عام طور پر جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ یرقان جس قسم کا بھی ہو، اس میں صحت مند عورتوں کے مقابلے میں اسقاطِ حمل کا امکان نسبتاً زیادہ ہوتا ہے اس لیے ماں کو اس دوران احتیاط کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اور اپنے ڈاکٹر سے مسلسل رابطے میں رہنا چاہیے۔

کالا یرقان دو قسم کے جراثیم سے ہوتا ہے، ایک کو ہیپاٹائٹس "بی" اور دوسرے کو ہیپاٹائٹس "سی" کہتے ہیں۔ ایک عام تاثر یہ ہے کہ ہیپاٹائٹس "بی" بڑھتے بڑھتے "سی" میں تبدیل ہو جاتا ہے، یہ ایک غلط تصوّر ہے۔

اگر ماں کو ہیپاٹائٹس "بی" ہو تو کیا کیا جائے؟

۱۔ چونکہ اس یرقان کا بیوی اور شوہر سے ایک دوسرے کی طرف جنسی تعلق سے منتقل ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے اور حفاظتی ویکسین لگانے سے اس کا تقریباً سو فیصد تدارک ہو سکتا ہے اس لیے شوہر ہیپاٹائٹس "بی" کا ٹیسٹ کروالے اور اگر اس کو بیماری نہیں ہے تو حفاظتی ویکسین کے تین ٹیکے لگا لے۔ اس کے بعد آپس کے جنسی تعلق میں احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بہتر ہے کہ ویکسین لگانے کے بعد اس کے مؤثر (Efficacy) ہونے کا ٹیسٹ بھی کروالے۔

۲۔ اس یرقان کا پیدائش کے وقت نوزائیدہ بچے کو منتقل ہونے کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اس لیے جن ماؤں کو ہیپاٹائٹس "بی" ہو وہ اپنے نوزائیدہ بچے کو پیدائش کے بارہ گھنٹے کے اندر اندر درجہ ذیل دو قسم کے ٹیکے لگوا لیں جس کے بعد بچے کو اس یرقان کی منتقلی کا تقریباً مکمل تدارک ہو جاتا ہے۔

(الف) ہیپاٹائٹس "بی" کے تدارک کا مہنگا ٹیکہ جس کو Hepatitis B Specific Immunoglobulin یا HBIG کہتے ہیں۔ اس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار روپے ہوتی ہے اور یہ بچے کو ایک مرتبہ لگوانا پڑتا ہے۔ یہ عام طور پر ہسپتال میں دستیاب نہیں ہوتا اور بچے کے لواحقین کو خود خریدنا پڑتا ہے۔

(ب) ہیپاٹائٹس "بی" کے حفاظتی ٹیکے۔ اس کو ہیپاٹائٹس "بی" ویکسین کہتے ہیں۔ یہ تین ٹیکے لگانے پڑتے ہیں اور عام طور پر ہسپتال میں دستیاب ہوتے ہیں۔ لیکن بہتر ہے کہ ہسپتال کے عملے سے معلومات حاصل کر لیں اور اگر دستیاب نہ ہوں تو اس کا بندوبست بھی کرنا ہو گا۔ ایک ٹیکے کی قیمت تین سو سے لے کر ایک ہزار روپے تک ہوتی ہے۔

اس کا پہلا ٹیکہ بچے کو پیدائش کے فوراً بعد، دوسرا پیدائش کے ایک ماہ بعد اور تیسرا پیدائش کے چھ ماہ بعد لگانا چاہیے۔

اگر یہ دونوں قسم کے ٹیکے بر وقت لگا دیے جائیں تو بچے کو ماں سے کالا یرقان منتقل ہونے کا امکان تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔